14070-اسلام اوراس کا یورپ پراثر کے موضوع میں مقالہ

سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اوران کے دینی افکاراور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعدوالی صدی کومدنظر رکھتے ہوئے ظہوراسلام اوراس کے پھیلنے پربحث کریں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی افکارکی تین لحاظ سے تقسیم کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ شرح کریں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصی زندگی اوران کے اعتقادوخلفیات اور عمومی طورپر ساتویں صدی کے معاشرہ پران افکارکا انعکاس کس طرح ہوا ؟

جزیرہ عرب سے یورپ میں اسلام کس طرح اورکب پہنچا ، اورمغرب میں عیسائیوں پراورمغربی ممالک اوراس قریبی مناطق میں اسلام کے اثرکی وضاحت کریں ۔

پسندیدہ جواب

پہلا :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم افکاراپنی طرف سے نہیں لائے بلکہ جوبھی لائے ہیں وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اوراللہ کے وحی کردہ ہیں ۔

دوسرا :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی :

علی الاطلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین پربسنے والوں میں سے سب سے اعلی اوراشرف نسب رکھتے ہیں ، جس کی گواہی ان کے دشمن بھی دیتے تھے ، اسی لیے اس وقت جبکہ ابھی ابوسفیان (رضی اللہ تعالی عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے نے بھی رومی بادشاہ کے سامنے شہادت دی کہ اس کی قوم سب سے اعلی واشرف ہے اوراس کا قبیلہ بھی سب سے اشرف ہے اورپھر اس قبیلے کی شاخ میں جوسب سے اشرف شاخ ہے اس سے اس کا تعلق ہے جویہ نسب رکھتے ہیں :

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن محد بن عدنان ۔ ۔ ۔ ۔ بن اسماعیل بن ابراھیم علیھما السلام ۔

اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوچالیس برس کی عمرمیں جوکہ سن کمال ہے میں نبوت کا تاج پہنایا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوامر نبوت میں سب سے پہلے جس کی ابتداہوئی وہ خواب تھے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوبھی خواب دیکھتے وہ روشن صبح کی طرح ظاہرہوجاتی ۔

کہا جاتا ہے کہ یہ خواب چھ مہینہ رہے اورنبوت کی مدت تیئس برس پرمحیط ہے تویہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں ، پھر اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونبوت سے سرافراز فرمایا اورفرشتہ آیا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم غارحراء میں تھے اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کوخلوت پسند تھی تواللہ تعالی نے سب سے پہلے جوآیات نازل فرمائیں :{اقرء باسم ربک الذی خلق} العلق (1)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت بتدریج تھی :

مرتبہ اولی نبوت ،

دوسرا مرتبہ : قریبی رشتہ داروں کو

تسرا مرتبہ : اپنی قوم کو

چوتھا مرتبہ : ساری عرب قوم جس کے پاس پہلے بھی نبی آئے تھے

پانچواں مرتبہ : سب انسانوں اور جنوں کو آخری زمانے تک ۔

اس کے بعد تین سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوري چھپے دعوت کا کام کرتے رہے ، پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی :

.{تواب آپ اس حکم کو جو آپ کو دیا جارہا ہے اسے کھول کر سنا دیجئے!اور مشرکوں سے اعراض کیجئے}. الحجر (94) ۔

جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے ہم نے اسے زادالمعاد سے استفادہ کیا ہے دیکھیں زادالمعاد لابن قیم (71/1) ۔

تیسرا :

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس بات کی دعوت دیتے تھے اس کے متعلق ابوسفیان (رضی اللہ تعالی عنہ) کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہی کافی ہیں جو کہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے ۔

عظیم روم ھرقل نے ابوسفیان (رضی اللہ تعالی) عنہ کو کہا تو وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے ؟ ابوسفیان نے جواب دیا : وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اللہ وحدہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھرائیں ، اور وہ ہمیں اس سے بھی منع کرتے ہیں جس کی عبادت ہمارے آباء واجداد کرتے رہے ۔

اوراسی طرح وہ ہمیں نماز پڑھنے ، صدقہ دینے اور عفت و عصمت ، اور عہد وپیمان کا پاس کرنا اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے ۔

تو ابوسفیان کی اس کلام پر ھرقل نے کچھ طرح تعلیق چڑھائی :

اور نبی کی یہی صفات ہوتی ہے مجھے اس کا علم تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تم میں سے ہوگا ، اگر تو جو کچھ تم نے کہا ہے وہ سچ ہے تو عنقریب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس پاؤں والی جگہ کے مالک بنیں گے ، اگر مجھے علم ہو کہ میں وہاں تک پہنچ سکوں تو ان تک پہنچنے کے لیے سفر کی تکلیف برداشت کروں ، اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے قدم دھوتا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2782) صحیح مسلم حدیث نمبر (1773) ۔

چوتھا :

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے ، ان کے دور خلافت میں جو بڑے بڑے کام ہوئے وہ یہ ہیں : لشکر اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روانگی ، مرتدین اور مانعین زکاۃ اور مسیلمہ کذاب سے جنگ ، اور قرآن کریم کا جمع کرنا ۔

ان کی وفات کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ زمام خلافت اپنے ھاتھ میں لیتے ہیں، جوکہ سابقین الاولین اور عشرہ بشرہ اور خلفاء راشدین میں سے ایک ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور کبار صحابہ کرام اور زھاد میں سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان کے دور خلافت میں اسلامی فتوحات بہت زیادہ ہوئیں تو دمشق اور اردن، عراق و بیت المقدس اور مصر کی فتوحات سامنے آئیں تاریخ ھجری کا آغاز کرنے کا اعزاز بھی انہیں ہی حاصل ہے جوکہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مشورہ کے بعد شروع کی۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ تیئس 23 ھجری کے آخر میں ایک مجوسی قاتل ابولؤلؤ کے ہاتھوں فجر کی نماز میں زخمی ہونے کی بنا پر قتل ہوئے اور یکم محرم کو اس دنیا فانی سے شھادت کا جام پی کر خالق حقیقی سے جاملے۔

ان کے بعد زمام اقتدار عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے ھاتھ آئی اور وہ خلیفۃ المسلمین کی مسند پر براجمان ہوئے، ان کا تعلق بھی عشرہ بشرہ صحابہ کرام سے ہے جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی اور قدیم مسلمانوں سابقون الاولون میں سے ہیں۔

انہیں ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی دعوت پر اسلام لانے کا شرف حاصل ہے، عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ انہوں نے دونوں ھجرتیں ھجرت حبشہ اور ھجرت مدینہ بھی کی، اور سب سے بڑا اعزاز یہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو بیٹیوں سے رشتہ ازواج میں منسلک ہوئے پہلے رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عقد ہوا جب وہ فوت ہوگئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی اور رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بہن ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے کردیا۔

ان کی خلافت کا دور خلاف راشدہ کا سب سے لمبا اور طویل دور ہے جوکہ بارہ سال کے عرصہ پر محیط نظر آتا ہے، اور بالآخر پینتیس 35 ھجری میں اسی 80 برس سے زیادہ کی عمر پاکر شھید کردیے گئے رضی اللہ تعالی عنہ۔

پھر ان کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے زمام اقتدار ھاتھ میں لی یہ بھی عشرہ بشرہ سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں جنت کی خوشخبری سے نوازا گیا تھا، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤاخاتی بھائی اور چچازاد ہیں اور عورتوں کی سردار نبی صلی للہ علیہ وسلم کی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے خاوند ہونے کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا بھی شرف حاصل ہے۔

سابقون الاولون اور علماء ربانی اور مشہور و معروف بہادروں اور قابل ذکر زاھدوں اور مروف خطباء میں سے ہیں، قرآن کریم جمع کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔

پانچواں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی ھدایت سے راہنمائی لینے کی بنا پر ھدایت و سیدھے راہ پر تھے بلکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے قول کے مطابق تو ان کا تو خلق ہی قرآن مجید تھا،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس اخلاق پر اسلام کے ظہور کے بعد تھے اسی اخلاق کے مالک اسلام سے قبل بھی تھے، لیکن صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں کامل اخلاقیات کا مالک بنایا اور اس کی تزیین فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی کا نزول ہوا تو خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو گنتے ہوئے کہنے لگیں :

اللہ تعالی کی قسم اللہ تعالی آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا، اس لیے کہ آپ تو صلہ رحمی کرتے اور کمزور و ناتواں لوگوں کا بوجھ اٹھاتے، اور فقیر کو کھلاتے اور مہمان کی عزت کرتے، اور حق پر دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4) صحیح مسلم حدیث نمبر (160)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے علاوہ ان کے دشمنوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرم وشجاعت اور بہادری اور رحم اور حسن کلام اور کثرت عبادت اور صدق وامانت کے وصف سے نوازا ہے جس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل بھی تھے ۔ الخ

ان سب اخلاقیات کی تلخیص اللہ تعالی کے اس قول میں پائی جاتی ہے فرمان باری تعالی ہے :

.{بلاشبہ آپ توخلق عظیم کے مالک ہیں}.القلم (4) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا بہت ہی عظیم اثر تھا حتی کہ بعض مشرک اور کافر توصرف ان کے اخلاق سے ہی متاثر ہوکر اسلام میں داخل ہوئے جس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نجد کی جانب ایک فوجی ٹکڑی روانہ کی تووہ بنوحنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑلائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا ۔

اسے لاکر مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے ، اورکہنے لگے ثمامہ کوکھول دو ، توثمامہ مسجد کے قریب ہی کھجوروں کے باغ میں جاکر غسل کرکے مسجد میں داخل ہوکر اشھد ان لاالہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ، پکارا ٹھتا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4114) صحیح مسلم حدیث نمبر (1764) ۔

چھٹا :

یورپ میں اسلام کئی ایک طریقوں سے پہنچا جن میں چند ایک یہ ہیں :

1- مسلمانوں کا پوری دنیا کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے پر حریص ہونا ، اسی بنا پر (92) ھجری الموافق (711م) میں طارق بن زیاد نے اندلس فتح کیا اور مغربی یورپ میں فتوحات کا سلسلہ اسی چلتا رہا حتی اس کی انتہاء فرانس کی جنوب مشرق میں جاکر (114) ھجری میں ہوئی ۔

2- شمالی افریقہ اور مشرق وسطی اور جنوبی ایشیا سے روزگار کے سلسلے میں آنے والے لوگ بھی اسلام کے پھیلنے کا سبب بنے ۔

3- یورپی لوگوں کا بعض ممالک کے لوگوں کو اپنے ملک میں کام کی غرض سے طلب کرنا مثلا : جرمنی کے لوگوں نے ترکیوں کو اپنے ہاں کام کی غرض سے ملازمت دی ۔

4- یورپی اوردوسرے ممالک میں مبلغین کا وجود ۔

5- عثمانی سلطنت کا یورپ میں نفوذ اوراثرورسوخ ۔

6- اصل یورپی لوگوں کا قبول اسلام اورپھر ان کا مبلغ بن کردعوت اسلام کا کام کرنا ۔

7- مسلمانوں اوریورپ کے درمیان تجارتی لین دین اور رابطہ ۔

8- یورپین کا بذات خود اسلام قبول کرنا

9- یورپی افکار اورسوچ کے طریقہ میں تبدیلی ۔

10-کنیسہ کی ان خرافات کا ترک کرنا جو وحی کے مخالف تھیں اور علم تجربی پر اعتماد جس کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی تھی ۔

11-اسلامی کیمونٹی کی مسلمان ہنر مندوں اور ڈپلومہ ہولڈروں کے ذریعہ یورپی کمپنیوں اور ریسرچ اور ایجادوں میں شرکت ، پھر اسلامی کیمونٹی کا یورپ میں عددی اعتبار سے بڑھ جانا جس کی بنا پر وہاں مساجد اور مدارس اور مراکز کا قیام کرنا وغیرہ ۔ ۔ ۔ الخ ۔

تو اس طرح مسلمانوں کی تاثیر وسعت اختیار کرتی گئی حتی کہ اس سے دین اسلام کے دشمن مثلا یھودی خوف کھانے لگے ، تو اس کے بارہ میں اسرائیلی صحیفہ "ھارٹس" اپنے جولائی (2001) کے آخری شمارہ میں لکھتا ہے "جس طرح کہ مغربی یورپ میں حال ہے اسی طرح یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بھی زیادہ ہوگئی جس سے ان کا سیاسی نفوذ بھی بڑھ گیا ہے ۔ ۔ ۔ اسی لیے بلاشبہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ اور ان کا سیاسی قد کاٹھ بڑھ جانا مستقبل میں واشنگٹن پر دباؤ ڈالنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا ، اور خاص کر وہ عرب طالب علم جو کہ سیاسی ناحیہ سے بہت ہی زیاد متحرک ہیں اور ان کی نشاطات بہت تیز ہیں ۔

اور اسی طرح یھودیوں کی تعداد میں کمی بھی اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ عرب امریکی معاشرے میں گھل مل گئے ہیں ، تو یہ سب کچھ آنے والے دنوں اور مستقبل قریب میں واشنگٹن پر دباؤ میں اہم کردار ادا کرے گا ، جو کہ اس وقت محسوس بھی کیا جا رہا اور نظر بھی آ رہا ہے کہ کانگرس پر عربی جماعتوں کا دباؤ ہے ۔ ۔ ۔

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے مندرجہ ذیل لنک پر رابطہ کریں

http://www.albayan-mag.com/Detail.asp?InNewsItemID=47240

1-یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ، آج سے دس برس قبل یورپ میں تقریبا بار (12) ملین مسلمان تھے ۔

2-مساجد اور مدارس اور مراکز اسلامیہ کا پھیلاؤ

3-یورپی ممالک کے دار الحکومتوں میں شرعی حجاب اور پردہ کا عام ہونا بھی ایک سبب ہے ۔

4-اسلامی کانفرنسوں اور نمائشوں کا اہتمام اور ایسی کمپنیوں کی بنیاد جو شرعی طریقہ پر ذبح کرتی اور فوت شدگان کو شرعی طریقے پر کفن دفن کا انتظام کریں ۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک عوامل اور اسباب کارفرما ہیں ۔

اللہ تبارک وتعالی ہی سیدھے راہ کی طرف ھدایت دینے والا ہے ۔

واللہ اعلم .